دعویٰ: سعودی علماء کے فتاویٰ ہمارے ملک میں قابل عمل نہیں کیونکہ ہمارے حالات ہمارے علماء بہتر جانتے ہیں

مختلف علماء کرام

ترجمہ وترتیب: طارق علی بروہی

مصدر: مختلف علماء کرام۔

پیشکش: توحیدِ خالص ڈاٹ کام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال: فلپائن سے یہ چوتھا سوال ہے، کہتے ہیں: فلپائن میں اکثر مسلمان یہ کہتے ہیں: یہاں کے مسلمانوں کو سعودی علماء کے فتاویٰ کی طرف رجوع نہیں کرنا چاہیے کیونکہ ہمارے ملک میں بہت سے علماء پائے جاتے ہیں جو ہمارے حالات کو ان سے بہتر جانتے ہیں۔ کیا یہ قول صحیح ہے؟ جزاكم الله خيرًا وجعلكم الله مباركين أينما كنتم

جواب از شیخ محمد بن ہادی المدخلی حفظہ اللہ:

میں یہ کہتا ہوں سب سے پہلے کہ میرا نہیں خیال کہ فلپائن کے اکثر مسلمان ایسا کہتے ہوں گے بلکہ اکثر المسلمین کے بجائے اخوان المسلمین یہ کہتے ہوں گے، ان کے سب نہیں تو اکثریت یقیناً ایسا کہتی ہے۔

اور ایک عالم جو کہ امت کا عالم ہوتا ہے، دین کا اور شریعت کا عالم ہوتا ہے، وہ اسلام کا عالم ہوتا ہے کسی ایک ملک کے ساتھ خاص نہیں ہوتا، ناہی دوسرے لوگوں سے ہٹ کر کسی خاص لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے۔ لہذا نہ وہ کسی ملک میں محصور ہوتا ہے نہ کسی شخص میں۔ جو کوئی بھی علم کا محتاج ہے وہ اس سے سوال پوچھتا ہے۔ پس جب اس سے سوال پوچھا جاتا ہے تو اس کے پاس کتاب وسنت میں سے جس کی دلیل ہوتی ہے اس کے مطابق فتویٰ دیتا ہے، ایسے لوگ علماء ہیں۔

جہاں تک یہ قول ہے کہ اہل فلپائن کو سعودی علماء کی طرف فتویٰ کے لیے رجوع نہیں کرنا چاہیے تو جیسا کہ میں نے آپ سے کہا کہ یہ کلام غیر صحیح ہے۔ اور سعودی علماء تو تمام عالم اسلامی کے بہترین علماء میں سے ہیں جو اس زمانے میں عالم اسلامی کے ماتھے کی چمک ہیں۔ یہ اہل سنت والجماعت کے عقیدے کے انصار ہیں اور اس پر قائم ہیں۔

علماء سے میری مراد وہ قد آور شخصیات ہیں جن کا علم دنیا کے مشرق ومغرب میں پھیلا ہوا ہے، لوگوں کے مابین ان کی امامت

مشہور ومعروف ہیں، اور وہ اصول وفروع دونوں اعتبار سے فقہ فی الدین میں جانے مانے جاتے ہیں۔

چوتھی بات: وہ اپنی صحیح عقیدے کے بطور پہچانے جاتے ہیں۔

پانچویں بات: وہ سچائی، خیر خواہی اور ورع، صدق اور اللہ کے دین اور اللہ کے بندوں کے لیے نصیحت وخیر خواہی چاہنے کے بطور بھی معروف ہیں۔

چھٹی بات: وہ ورع وپرہیز گاری میں بھی جانے جاتے ہیں کہ اگر ان پر کسی بات میں یا مسئلے میں اشکال ہوتا ہے اور کسی طرف کا رجحان واضح نہیں ہوتا تو وہ اللہ کے دین میں محتاط ترین طرف کو لیتے ہیں۔

یہ ہیں علماء جن کا اگر اطلاق کیا جاتا ہے سعودیہ میں تو اس سے مقصود ہم یہ لیتے ہیں۔ کیونکہ حال ہی میں ایسے بھی لوگ ظاہر ہوئے ہیں جو سیٹلائٹ چینلز کے علماء ہیں اور مختلف دعوتوں اور تنظیموں کی طرف منسوب ہونے والے مشایخ ہیں، لہذا محمد بن ہادی کا کلام ان کے لیے عام نہیں ہے۔ پھر واللہ! واللہ! یہ صفات ان کو شامل نہیں۔ بلکہ یہ صفات تو صرف ان جیسے علماء کو زیب دیتی ہے جیسے ہمارے شیخ شیخ الاسلام عبد العزیز بن باز، شیخ محمد بن صالح بن عثیمین، شیخ احمد بن یحیی النجمی، شیخ زید بن محمد بن ہادی المدخلی، شیخ عبد اللہ بن حمید اور اسی طرح باقی مشایخ کرام رحمہم اللہ جو انہی کے طریقے پر ہیں۔ شیخ عبد الرزاق العفیفی، شیخ عبد اللہ بن غدیان رحمہما اللہ۔ اور اس طرح کے علماء جن کا میں نے ذکر کیا یا جن کا ذکر رہ گیا جو کہ انہی صفات کے حاملین ہیں۔ کیونکہ ہم نے جن کا ذکر کیا ہے اہل علم میں سے جو حیات ہیں اور جو فوت ہوچکے ہیں یہ وہ ہیں جو ان صفات کی تطبیق کیا کرتے تھے، کہ یہ سب اللہ تعالی کے دین کے لیے خیر خواہی چاہنے والوں میں سے ہیں۔

لیکن آج چینلوں والے مشایخ کی بھرمار ہے اور آج اپنے ریٹنگ بڑھانے کے لیے مقابلے چلتے ہیں، کسے زیادہ لوگ پسند کرتے ہیں اور اِن رکھتے ہیں، یہ مطلوب ومقصود ہے ان ٹی وی چینل والے مشایخ کا۔ اللہ تعالی ہمیں اور آپ کو شہرت پسندی کے فتنے سے بچائے، اللہ تعالی ہمیں اور آپ کو شہرت پسندی کے فتنے سے بچائے، اللہ تعالی ہمیں اور آپ کو شہرت پسندی کے فتنے سے بچائے، بے شک وہ جواد وکریم ہے۔

پس ایک عالم جہاں کہیں بھی ہو اگر وہ واقعی عالم ہے تو اس سے فتویٰ لیا جائے گا۔ کبھی تو مشرق والا مغرب والے سے فتویٰ پوچھتا ہے، اور مغرب والا مشرق والے سے، اور شمال والا جنوب والے سے اور جنوب والا شمال والے سے۔ اور اسی طرح سے یہ جاری وساری رہتا ہے جب تک یہ معلوم ہو کہ وہ عالم ہے اور اس بات کا اہل ہے کہ اس سے سوال کیا جائے، تو وہ اس لائق ہے کہ اس سے سوال کیا جائے۔

علماء کرام کی حدبندی کوئی جغرافیائی سرحد نہیں کرتی نہ ہی سیاسی سرحد۔ انہیں لوگوں کے درمیان بلندی اور قبول عام ان کا اللہ تعالی، اس کے دین اور کے نبی محمد ﷺ کی شریعت کے متعلق علم اور اس پر عمل کرنا دیتا ہے۔

اللہ تعالی سے دعاء ہے کہ وہ ہمیں اور آپ سب کو توفیق دے۔ واللہ اعلم۔

وصلى الله وسلم وبارك على عبده ورسوله نبينا محمد

(ویب سائٹ میراث الانبیاء: حكم قول لا ينبغي الرجوع للعلماء في السعودية لأنهم لا يعلمون بأحوالنا)

سوال: سائل کہتا ہے ہمارے یہاں ہندوستان میں بعض داعیان کہتے ہیں یہاں کے مسلمانوں کو سعودی عرب کے علماء سے فتویٰ نہیں پوچھنے چاہیے، کیونکہ خود ہمارے وطن میں علماء موجود ہیں اور بہت بڑی تعداد میں موجود ہیں، اور وہ ہمارے حالات زیادہ بہتر جانتے ہیں، کیا یہ قول صحیح ہے؟

جواب از شیخ عبداللہ البخاری حفظہ اللہ:

بارک اللہ فیکم، یہ جو کلام ہے، اس میں جو کچھ پنہاں ہے سو پنہاں ہے، اور اس کے اندر جو کچھ چھپا ہے سو چھپا ہے۔ بہر حال یہ کوئی شرط نہیں ہے کہ ہر معاملے اور ہر پیش آمدہ مسئلے میں یہ واجبی طور پر ضروری ہے کہ اس بارے میں سعودی علماء سے فتوی پوچھا جائے۔ اور نہ ہی کبھی سعودی علماء میں سے کسی نے ایسا کہا ہے کہ کسی کے لیے سوائے ہمارے علماء کے کسی سے فتوی لینا جائز نہیں۔ اس ملک کے کسی بھی عالم سے ہمیں یہ نہیں ملتا ہے کہ اس نے مقصور و محصور کر دیا ہو فتوی اور استفتاء کو صرف ان لوگوں کے ساتھ جو اس ملک میں رہتے ہیں، یہ تو رہی ایک بات۔

دوسری بات: اہل اسلام و مسلمان اہل سنت کا دنیا کے مشرق و مغرب و شمال و جنوب، ہند و سندھ اور مغربی ممالک خواہ کسی بھی جگہ سے ہوں اس بابرکت ملک کے علماء سے فتوی پوچھتے ہیں کیونکہ وہ ان پر اعتماد کرتے ہیں، اور کیونکہ وہ ان کے صحیح عقیدے کے بارے میں جانتے ہیں، اور ان کے اچھے رجحان یا منہج کو جانتے ہیں، اور یہ کہ وہ دلیل کے ساتھ فتوی دیتے ہیں۔ پس وہ علماء سے فتوی پوچھتے ہیں اور پھر وہ علماء جس دین کا اعتقاد رکھتے ہیں اس کے مطابق انہیں فتوی دیتے ہیں، آخر اس میں کیا عیب ہے؟!

اس ملک (ہندوستان وغیرہ) کے اہل اسلام ان ساتھیوں پر جو (سعودی علماء سے) فتوی پوچھتے ہیں آخر کیوں مؤاخذہ کرتے ہیں؟ کسی مسلمان کا ان فتوی پوچھنے والوں پر عیب لگانا جائز نہیں، چاہے آپ اس ملک میں (جہاں سے فتوی پوچھا جارہا ہے) رہنے

والے عالم ہی کیوں نہ ہوں۔

تیسری بات: ان کا یہ دعویٰ کہ یہ لوگ (ان کے مقامی علماء) دوسروں سے زیادہ ان کے حالات کو جانتے ہیں تو یہ وہی پٹی پڑھائی جارہی ہے جسے ہم شروع سے جانتے ہیں۔ لہذا اہل امریکہ کہتے ہیں کہ جو ہمارے پاس ہیں وہ ہمارے حالات زیادہ جانتے ہیں، مغربی ممالک والے کہتے ہیں جو ہمارے یہاں ہیں وہ ہمارے حالات زیادہ جانتے ہیں اور آخر تک۔۔۔

کیا یہ لوگ گمان کرتے ہیں کہ جب اہل علم سے وہ فتوی پوچھتے ہیں تو وہ ایسے سوال جس میں تحقیق اور مزید سوالات کی ضرورت پڑتی ہے اس سائل سے ایسے ہی لے لیتے ہیں کہ وہ بس بڑبڑ کرتا جاتا ہے اور جواب حاضر ہے، بغیر کسی وضاحت اور معرفت کے! یہ بات بالکل بھی صحیح نہیں ہے۔

یہ تو علماء پر تہمت ہوئی کہ وہ کسی مسئلے کی تحقیق ووضاحت طلب نہیں کرتے۔ حالانکہ اگر کسی مسئلے میں استفہام کی ضرورت ہوتی ہے تو مزید سوالات کرتے ہیں، اور اگر سوال میں مزید وضاحت کی ضرورت پڑتی ہے تو سائل سے وضاحت طلب کرتے ہیں، تو یہ اس طرح سے ہوتا ہے[1]۔

یہ معاملہ ہر طور پر یکساں نہیں ہے، لیکن ایک سوال اٹھتا ہے کہ یہ لوگ خود اپنے آپ سے کیوں نہیں سوال کرتے کہ آخر کیوں اس ملک کے لوگ اپنے ملک والوں کی طرف رجوع نہیں کرتے، یعنی جن کے بارے میں یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ یہ اہل علم میں سے ہیں، کیوں سوالات میں ان کی طرف رجوع نہیں کرتے؟ کیوں انہیں چھوڑ کر دوسرے ممالک یا دوسرے علاقوں کی طرف رخ کرتے ہیں؟

جیسا کہ کچھ برس پہلے سے یہ ہورہا ہے کہ بعض گروہوں کی طرف سے کہ جو چاہتے ہیں کہ دعوت مختلف ممالک میں اپنی اہواء پرستی وخواہشات کے موافق چلے۔ تو یہ ایک ملک سے دوسرے ملک منتقل ہوتے رہتے ہیں۔ خصوصاً مغربی ممالک میں۔ فلاں ملک میں ایک دو ہفتے رہتے ہیں چار یا پانچ ہوتے ہیں، پھر دوسرے ملک میں چلے جاتے ہیں اور یوں ان کے چکر لگتے رہتے ہیں۔ ظاہر ہے اس کا ظاہری نام تو دعوت ہوتا ہے مگر باطن میں اپنی جیبوں کو بھرنا ہوتا ہے یعنی بس پیٹ کا چکر ہے۔

اسی طرح سے بعض مشرقی ممالک میں بھی آتے ہیں جن میں سے عرب ممالک بھی ہیں۔ اور جب لوگ ان سے سوال کرتے ہیں فتویٰ لیتے ہیں تو پاتے ہیں کہ ان کی باتیں ان اصولوں کے خلاف ہیں جو اہل سنت کے علماء کے یہاں مقرر ہیں اور جس پر علماء

---

[1] جیسا کہ شیخ ربیع المدخلی حفظہ اللہ کے تعلق سے بھی یہ بات پھیلائی گئی کہ آپ سے کوئی بھی آکر کسی کے بارے میں کچھ بھی کہلوا لیتا ہے، جس کا جواب شیخ حفظہ اللہ کی ہی زبانی ہماری ویب سائٹ پر موجود ہے۔ (توحید خالص ڈاٹ کام)

قائم ہیں۔ تو پھر اس صورت میں بعض لوگ ہمارے ملک کے مشایخ سے رابطہ کرتے ہیں۔ ان میں سے ایک کہنے والا کہتا ہے اور یہ اس کی آواز میں ریکارڈ ہے کہ تمہارے لیے جائز نہیں کہ تم ہمارے ہوتے ہوئے ان مشایخ سے رابطہ کرو۔ ہم تمہارے اولی الامر ہیں، تم پر واجب ہے کہ تم ہماری سنو اور مانو۔ آپ نے دیکھا کیسے یہ کڑیاں ملتی ہیں۔ یہ چاہتے ہیں کہ وہ ممالک ان کی اہواء پرستی کے مطابق چلتے رہیں۔ کیونکہ عنقریب پائیں گے کہ ان کی باتیں اور جو ان سے منقول فتاویٰ ہیں وہ اس کے برخلاف ہیں جو اصول علماء کرام کے یہاں مقرر ہیں اور جن کا جواب سنت کا علم رکھنے والے اہل علم دے چکے ہیں۔ بات واضح ہے۔

تو اس قسم کی بات پر کوئی توجہ نہ دیں، اور یہ باتیں صرف ہندوستان میں نہیں، اس قسم کے لوگ ہر جگہ یہی باتیں دہراتے رہتے ہیں۔

(لا ينبغي للمسلمين الرجوع إلى علماء السعودية في الإستفتاء)

تصدیق نامہ

مندرجہ بالا مواد توحیدِ خالص ڈاٹ کام کی جانب سے نظر ثانی کیا گیا ہے اور ہمارے علم کے مطابق اس میں کتاب وسنت اور فہم سلف صالحین کے مخالف کوئی بات مندرج نہیں۔ آپ اگر ٹائپنگ وغیرہ میں کوئی بھی غلطی محسوس کریں تو ضرور مطلع فرمائیں۔ اسی طرح سے اگر ترجے میں کسی بھی قسم کی غلطی، تضاد، نقص یا ابہام پائیں، یا پھر اصل عربی متن کے مقتضی کے خلاف کوئی اور معنی ومفہوم بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہو، یا پھر تیار کردہ مواد میں کوئی بھی بات قرآن وسنت اور فہم سلف صالحین کے خلاف ہو تو ضرور ہمیں مطلع فرمائیں
info@tawheedekhaalis.com اور براہ مہربانی غلطی کی نشاندہی مکمل حوالے کے ساتھ کی جائے تاکہ فوری اصلاح ممکن ہو۔
یہ بات بھی ذہن نشین رہنی چاہیے کہ ہم میں سے کوئی آپ کے دینی مسائل کا جواب یا فتوی دینے کا مجاز نہیں بلکہ اس سلسلے میں علماء کرام سے براہ راست رابطہ کیا جائے۔ البتہ اگر آپ کے پاس کوئی مفید تجاویز ہوں تو ہم اس پر ضرور غور کریں گے۔